© rasailojaraid.com

شذرات

عرب اسرائیل کی جنگ بندی کے سلسلہ میں بڑی طاقتوں کے بیانات کو دیکھ کر کچھ امید پیدا ہو گئی تھی کہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم ہو جائے گا، فلسطینی عربوں کا مسئلہ حل ہو سکے گا، غاصب اسرائیل عرب مقبوضہ علاقوں سے اپنا قبضہ ہٹا دے گا، لیکن امریکا جیسی عظیم قوت کی طرف سے اسرائیل کو جو فوری اسلحہ اور جنگی ساز و سامان کی مدد پہنچی جس سے اس نے اپنے جنگی نقصان کی تلافی کر دی، اس نے اسرائیل کو ایسا طاقتور بنا دیا کہ اب وہ جنگ بندی کے سلسلے میں اپنے وعدوں سے منحرف ہونے کے لیے بہانے بنا رہا ہے۔ اصل میں جنگ بندی کو قبول کرنا بھی اسرائیل کی ایک چال تھی تاکہ اس کو فرصت ملے کہ وہ جنگی نقصان کی تلافی کرلے اور اس کے بعد دوبارہ جنگ شروع کر دے۔ اس کے ساتھ اسرائیل اور اس کی معاون قوتوں کو بھی یہ خیال تھا کہ اس جنگ میں جملہ عرب حکومتیں متحد ہو گئی ہیں، جنگ بندی کے بہانے کوئی ایسی سیاسی چال چلی جائے کہ عربوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا جائے اور ان کے درمیان اختلاف پیدا کیا جائے، اس چال میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ الجزائر کی عرب کانفرنس میں عراق، اردن اور لیبیا کی حکومتیں شریک نہیں ہوئیں۔ لیبیا کے کرنل قذافی نے تو مصر سے اپنے سفارتی تعلقات اور روابط بھی ختم کر دیئے جو نہایت افسوسناک بات ہے۔

الجزائر کی عرب سربراہ کانفرنس کا اصل مقصد اس ماہ جنیوا میں شروع ہونے والی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امن کانفرنس کے سلسلہ میں مشترک سیاسی حکمت عملی طے کرنا اور اسرائیل کے مقابلے میں متحدہ پالیسی اختیار کرنا تھا، چنانچہ ان دونوں مقاصد کو سامنے رکھ کر فیصلے کیے گئے عرب رہنماؤں نے یہ واضح اعلان کیا کہ مشرق وسطیٰ میں صرف اسی صورت میں دائمی امن قائم ہو سکتا ہے کہ اسرائیل تمام عرب علاقے (جن میں بیت المقدس بھی شامل ہے) خالی کر دے اور فلسطینی عوام کے حقوق کی بحالی کا اعلان کرے۔ جب تک اسرائیل ایسا نہیں کرے گا مشرق وسطیٰ میں دھماکہ خیز صورت حال قائم رہے گی اور حالات مزید خراب تر ہوتے جائیں گے۔ انھوں نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اگر بڑی طاقتیں اور امن پسند ممالک مشرق وسطیٰ میں امن و امان کے خواہاں ہیں تو انھیں اسرائیل کو مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے اور فلسطینی عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرنے کے لیے مجبور کرنا چاہیے۔ عربوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ اب وہ اپنا مستقبل خالی اور کھوکھلے وعدوں پر نہیں چھوڑ سکتے، اس لیے وہ موجودہ صلح کی کوشش ناکام ہونے کی صورت میں اپنی جدوجہد کو دوبارہ شروع کریں گے، چاہے یہ جدوجہد اور جنگ آزادی کتنی ہی طویل اور خونخوار کیوں نہ ہو۔

اس اعلان سے ایک بات تو کھل کر سامنے آگئی ہے کہ عرب مقبوضہ علاقوں کو خالی کرانے اور فلسطینی عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے سوال پر یقیناً متحد ہو گئے ہیں اور وہ کسی بھی سودے بازی کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس کانفرنس کی یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس نے فلسطینی تنظیم آزادی کو فلسطینی عوام کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کیا ہے اور دو بڑی قوتوں روس اور امریکا نے بھی اس کی نمائندہ حیثیت مان لی ہے۔ کانفرنس میں فلسطینی تنظیم آزادی کی شرکت پر نہ صرف اسرائیل کو اعتراض ہے بلکہ اردن کو بھی اعتراض ہے جو نہایت افسوس ناک ہے۔ اس سے تو فلسطینی عوام کو یہ شک پیدا ہوگا کہ اردن فلسطینی عوام کی آزاد ریاست کا مخالف ہے اور وہ ان پر تسلط قائم رکھنا چاہتا ہے۔

© rasailojaraid.com